



مخدوم بہار سے عیب سے روکن

حجب العوار عن مخدوم بہار

۱۳۳۹ھ

تصنیف لطیف :- اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

ALHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

حج العوار عن مخدوم بہار

۱۳

ھ

۳۹

(مخدوم بہار سے عیب کو روکنا)

مسئلہ از دانا پور مرسلہ محمد حنیف خاں شعبان ۱۳۳۹ھ

بخدمت فیضہ رحبت جناب اعلیٰ حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب مدظلہ العالی، گزارش ہے کہ اسمعیل نے چار کے لفظ سے مثال دی۔ یہاں کے غیر مقلد کہتے ہیں کہ مخدوم صاحب نے میٹنگی سے مثال دی ہے اس کا کیا جواب ہے، حضور کا کوئی رسالہ یا فتویٰ ہے اس بارے میں یا نہیں؟

الجواب

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی سولہ الکریم

اولاً کوئی کتاب یا رسالہ کسی بزرگ کے نام سے منسوب ہونا اس سے ثبوت قطعی کو مستلزم نہیں،

بہت رسالے خصوصاً اکابر حقیقت کے نام منسوب ہیں جس کا اصلاً ثبوت نہیں۔

ثانیاً کسی کتاب کا ثابت ہونا اس کے ہر فقرے کا ثابت ہونا نہیں، بہت اکابر کی کتابوں میں

الحقائق ہیں جن کا مفصل بیان کتاب الیواقیت والجواہر امام عارف باللہ عبد الوہاب شعمرانی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے خصوصاً حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام میں تو الحاقات کی گنتی نہیں،
کھلے ہوئے صریح کفر بھردے ہیں، جس پر درمختار میں علامہ مفتی ابوالسعود سے نقل کیا،

تیقننا ان بعض اليهود افترمها علی الشیخ
قدس اللہ سرہ ۱۰
ہم کو یقین ہے کہ شیخ قدس اللہ سرہ پر یہ عبارتیں
بعض یہودیوں نے گھڑ دی ہیں۔

حضرت مخدوم صاحب ہی کی کتاب عقائد ترجمہ عمدۃ الکلام میں ہے،
قریش اعلیٰ جد مصطفیٰ بود و او دو پسرداشت یکے را
نام ہاشم بود و دوم را نام تیم پیغامبر از نسل
ہاشم است و ابوبکر از نسل تیم است ۱۰
ہاشم کے باپ کا نام قریش تھا اور ان کے دو
بیٹے تھے، ایک ہاشم دوسرا تیم، پیغامبر ہاشم
کی نسل سے اور ابوبکر تیم کی نسل سے ہیں۔
کوئی جاہل سے جاہل ایسی بات کہہ سکتا ہے کہ ہاشم کے باپ کا نام قریش تھا، اور ان کے دو بیٹے تھے، ایک ہاشم دوسرا تیم۔
ہم ہرگز ایسی نسبت بھی مخدوم صاحب کی طرف نہیں مان سکتے ضرور کسی جاہل کا الحاق ہے نہ کہ معاذ اللہ
تو بین شان رسالت، یہ وہابیہ ہی میں سے کسی کا الحاق ہے۔

ثالثاً امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ العالی احوار العلوم میں فرماتے ہیں،
لا تجوز نسبة مسلم الى كبيرة من غير تحقیق
نعم يجوز ان يقال قتل ابن ملجم علیا
وقتل ابولؤلؤ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
فان ذلك ثبت متواتراً، فلا يجوز ان
یری المسلم بفسق او کفر من غير تحقیق ۱۰
یعنی کسی مسلمان کی طرف کسی کبیرہ کی نسبت بلا تحقیق
حرام ہے، ہاں یہ کہنا جائز ہے کہ ابن ملجم نے
مولا علی اور ابولؤلؤ نے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کو شہید کیا کہ یہ تواتر سے ثابت ہے،
تو کسی مسلمان کی طرف بلا تحقیق کفر یا فسق کی نسبت
اصلاً جائز نہیں۔

اس کے بعد وہ احادیث ذکر فرمائیں جن سے ثابت ہے کہ کسی کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے اگر وہ
کافر نہ تھا۔ یوں ہی فسق کی طرف نسبت کرنے والا فاسق ہو جاتا ہے اگر وہ فاسق نہ تھا۔ کتاب کا چھپ جانا
اسے متواتر نہیں کر دیتا کہ چھاپے کی اصل وہ نسخہ ہے جو کسی الماری میں ملا اس سے نقل کر کے کاپی ہوئی سیدھی
صاف باتوں میں کسی کتاب سے کہ ظنی طور پر کسی بزرگ کی طرف منسوب ہو۔ اسناد اور بات ہے۔ اور ایسے

لہ درمختار باب المرتد مطبع مجتہائی دہلی ۳۵۸/۱
لہ کتاب عقائد ترجمہ عمدۃ الکلام

لہ احوار العلوم والدين کتاب آفات اللسان الآفة الثامنة اللعن مطبعة المشهد الحسيني القاہرہ ۱۲۵/۲

مقدمہ امام ابو عمرو بن الصلاح میں عودہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ انہوں نے اپنے صاحبزادے ہشام سے فرمایا، تم نے لکھ لیا، کہا، ہاں۔ فرمایا، مقابلہ کر لیا، کہا، نہ۔ فرمایا، لم تکتبتم نے لکھا ہی نہیں۔ اسی میں امام شافعی و یحییٰ بن ابی کثیر سے ہے کہ دونوں صاحبوں نے فرمایا، من کتب ولم یعارض کمین دخل السماء ولم یتنتج۔ جس نے لکھا اور مقابلہ نہ کیا وہ ایسا ہے کہ پانی میں داخل ہے اور استنجاء نہ کیا۔

اسی میں ہے :

اذا اراد ان ينقل من كتاب منسوب الى مصنف فلا يقل "قال فلان كذا وكذا" الا اذا وثق بصحة النسخة بآثار قابلها هو وثقة غيره باصول متعددة۔ جب کسی کتاب سے کہ کسی مصنف کی طرف منسوب ہے کچھ نقل کرنا چاہے تو یوں نہ کہے کہ مصنف نے ایسا کہا جب تک کہ صحت نسخہ پر اعتماد نہ ہو یوں کہ اس نے خواہ اور ثقہ نے اسے متعدد صحیح نسخوں سے مقابلہ کیا ہو۔

اسی میں ہے :

يطالع احدهم كتابا منسوباً الى مصنف معين وينقل منه عنه من غير ان يثق بصحة النسخة قائلا "قال فلان كذا وكذا او ذكر فلان كذا وكذا" والصواب ما قدمناه ولفظ الفتاوى الحديثية عنه والصواب ان ذلك لا يجوز۔ کسی معین مصنف کی طرف منسوب کتاب میں ایک عبارت دیکھ کر آدمی نقل کر دیتا ہے کہ مصنف نے ایسا کہا حالانکہ صحت نسخہ پر وثوق (پر وجہ مذکور کہ اصل نسخہ مصنف سے بلا واسطہ یا بوساطت ثقات اس نے یا اور ثقہ نے مقابلہ کیا ہو) حاصل نہیں مثلاً یوں کہے کہ فلان یوں یوں کہا یا فلان نے یوں یوں ذکر کیا، حتیٰ یہ ہے کہ یہ ناجائز ہے۔

| | | | |
|------|-----------------------|---------------------------------------|---------------------|
| ۹۲ ص | فاروقی کتب خانہ ملتان | النوع الخامس والعشرون | لہ مقدمہ ابن الصلاح |
| " | " | " | " |
| " | " | " | " |
| ۸۷ ص | " | النوع الرابع والعشرون | " |
| " | " | " | " |
| " | " | " | " |
| ۶۵ ص | المطبعة الجمالية مصر | مطلب ان الانسان لا يصح له ان يقول الخ | شہ الفتاوى الحديثية |

فان قابلها باصل محقق معتمد اجزاء۔ اگر ایک اصل تحقیقی معتمد سے اس نے مقابلہ کیا ہے تو یہ بھی کافی ہے۔

یعنی اصول معتمد متعدد سے مقابلہ زیادہ احتیاط ہے، یہ اتصال سند اصل وہ شئی ہے جس پر اعتماد کر کے مصنف کی طرف نسبت جائز ہو سکے، اور متاخرین نے کتاب کا علماء میں ایسا مشہور و متداول ہونا جس سے اطمینان کہ اس میں تغیر و تحریف نہ ہوئی، اسے بھی مثل اتصال سند جانا اور وہ ایسا ہی ہے، معتدراً امام ابو عمرو نوع اول میں ہے :

الامران الاعتقاد علی مانض علیہ فی تصانیفہم المعتمدة المشہورة التي یؤمن فیہا لشہرتہا من التغبیر والتحریف (ملخصاً) یعنی آخر قرار داد اس پر ہوا کہ اعتماد اس پر ہے جو ایسی مشہور و معتمد کتابوں میں ہو جن کی شہرت کے سبب ان میں تغیر و تحریف سے امان ہو۔ (ملخصاً) فتح القدير و بحر الرائق و نهر الفائق و منخ الغفار میں فرمایا :

علی هذا لو وجدنا بعض نسخ النواذر فی نرماننا لا یحل عن وما فیہا الی محمد ولا الی ابی یوسف لانہا لم تشہر فی دیارنا ولم تنتد اولیٰ یعنی اگر کتب ستہ کے سوا اور کتب تلامذہ امام کے بعض نسخے پائیں تو حلال نہیں کہ ان کے اقوال کو امام محمد یا امام ابو یوسف کی طرف نسبت کریں کہ وہ کتابیں ہمارے دیار میں مشہور و متداول نہ ہوئیں۔

تداول کے یہ معنی کہ کتاب جب سے اب تک علماء کے درس و تدریس یا نقل و تمسک یا ان کی مطبع نظر رہی ہو جس سے روشن ہو کہ اس کے مقامات و مقالات علماء کے زیر نظر آچکے اور وہ بحالت موجودہ اسے مصنف کا کلام مانا گئے، زبان علماء میں صرف وجود کتاب کافی نہیں کہ وجود و تداول میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پر ظاہر کہ یہاں دونوں باتیں مفقود، تداول در کنار کوئی سند متصل بھی نہیں، نہ کہ تواتر جو ایسی نسبت کے لئے لازم ہے رہا وجود نسخ، انصافاً متعدد بلکہ کثیر وافر قلمی نسخے موجود ہونا بھی ثبوت تواتر کو بس نہیں، جب تک ثابت نہ ہو کہ یہ سب نسخے جہاداً اصل مصنف سے نقل کئے گئے یا ان نسخوں سے جو اصل سے نقل ہوئے، ورنہ ممکن کہ بعض نسخے مخرفان کی اصل ہوں، ان میں الحاق ہوا اور یہ ان سے نقل و نقل در نقل ہو کر کثیر ہو گئے، جیسے آج کل کی

محرف بائبل کے ہزار ہزار نسخے، فتوحاتِ مکہ کے تمام مصری نسخے نسخہ محرف سے منقول ہوئے اور اسی کی نقلیں مصر میں چھپیں اور اب وہ گھر گھر موجود ہیں، حالانکہ قواتِ درکنار ایک سلسلہ صحیحہ آحاد سے بھی ثبوت نہیں، واللہ یقول الحق دھویہدی السبیل (اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے۔ ت) علامہ شامی کا ظن پر اکتفا صاف باتوں کے لئے وجہ ہے مگر ایسے امور میں اس پر قناعت قطعاً حرام ہے، ورنہ معاذ اللہ اکابر ائمہ و اعظم علماء کی طرف نسبتِ کفر مانتی پڑے، ہماری نظر میں ہیں وہ کلمات جو اکابر اولیاء سے گزر کر اکابر علماء معتمدین مثل امام ابن حجر مکی و ملا علی قاری وغیرہما کی کتب مطبوعہ میں پائے جاتے ہیں، اور ہم یقین کرتے ہیں کہ وہ الحاقی ہیں، ایک ملکی نظیر علی قاری کی شرح فقہ اکبر صفحہ ۴۴ پر ہے،

ما سمي به الرب نفسه و سمي به مخلوقاته
مثل الحي والقيوم والعليم والقدير
نام کہ رب تعالیٰ نے اپنے لئے اور مخلوق کے لئے مقرر فرمائے وہ مثل حی، قیوم، علیم، قدیر ہیں۔ (ت)

اس میں مخلوقات پر قیوم کے اطلاق کا جواز ہے، حالانکہ ائمہ فرماتے ہیں کہ غیر خدا کو قیوم کہنا کفر ہے۔ مجمع الانہر میں ہے،

اذا اطلق على المخلوق من الاسماء المخصصة للرب
بالخالق نحو القدوس والقيوم والرحمن
وغيرها يكفر به
جو اللہ تعالیٰ کے مخصوص ناموں میں سے کسی نام کا اطلاق مخلوق پر کرے، جیسے قدوس، قیوم اور الرحمن وغیرہ، تو وہ کافر ہو جائے گا۔ (ت)

اسی طرح اور کتابوں میں ہے، حتیٰ کہ خود اسی شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۴۵ میں ہے،
من قال لمخلوق يا قدوس او القیوم او
جو کسی مخلوق کو قدوس یا قیوم یا الرحمن کہے کافر الرحمن کفر ہے۔ ہو جائے۔

پھر کیونکر مان سکتے ہیں کہ وہ صفحہ ۴۴ کی عبارت علی قاری کی ہے ضرور الحاق ہے اگرچہ کتاب اجمالاً مشہور و معروف ہے، بخلاف کلمات اسمعیل کہ موافق و مخالف کے نزدیک اس سے متواتر ہیں، مخالفین رد کرتے ہیں،

لہ القرآن الحکیم ۳۲/۳

لہ من الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر اللہ سبحانہ اوجد المخلوقات
لہ مجمع الانہر شرح ملحقی الابحر ثم ان الفاظ الکفر انواع
لہ من الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر فصل فی الکفر صریحاً وکناہاً
مصطفیٰ البابی مصر ۳۹ ص
دار احیاء التراث العربی بیروت ۶۹۰/۱
مصطفیٰ البابی مصر ۱۹۳ ص

موافقین تاویل کرتے ہیں، اب ہمیں دیکھئے اس چار والے کلام پر سے دفع ایراد کو یہ عبارت پیش کی، خود سمعیل کی زندگی میں اس پر مواخذے ہوئے، جامع مسجد دہلی میں شاہ عبدالعزیز صاحب کے اعتراف و انحصار تلامذہ مثل مفتی رشید الدین خاں صاحب و شاہ موسیٰ صاحب نے مناظرے کئے، الزام دئے، نہ اس نے کہا کہ یہ کلمات میرے نہیں، نہ اس کے ہوا خواہوں نے، جب سے آج تک، تو اس سے ثبوت یقینی ہے اور وہابیہ کہ بحالت موجودہ اسے مثل قرآن و عین ایمان مان رہے ہیں ان پر رد میں تو کسی ثبوت کی بھی حاجت نہیں کمالا یحقی (جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ ت)۔

مس ابغاً ایسی جگہ خلق سے مراد وہ ہوتے ہیں جو عظمت دینی سے اصلاً حصہ نہیں رکھتے۔ شیخ سعدی قدس سرہ فرماتے ہیں:۔

نگہدار آں شوخ در کیسہ در کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بزر
(وہ چالاک حبیب میں توتیوں کو محفوظ رکھتا ہے جو ساری مخلوق کو حبیب تراش سمجھتا ہے۔ ت)
ابلیس ہوگا وہ جو کہے کہ اس سے عام مراد ہے کہ انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی معاذ اللہ گرہ کاٹ جانے۔ حقیقت امر یہ ہے کہ مخلوق دو قسم ہے:

اول وہ کہ عظمت دینی رکھتے ہیں جن کے سر و سرور مطلق حضور سید المرسلین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم وبارک وسلم، پھر باقی حضرات انبیاء و ملائکہ و اولیاء و اہلبیت و صحابہ، پھر دیگر علماء و صلحاء و اقیار، پھر سلاطین اسلام، پھر عام مومنین۔ نیز صحائف دینیہ مثل مصحف شریف و کتب فقہ و حدیث، صفات جمیلہ مثل ایمان و علم، اعمال صالحہ مثل نماز و حج، اخلاق فاضلہ مثل زہد و تواضع۔ اماکن مقدسہ مثل کعبہ مکرمہ و روضہ منورہ، غرض جملہ اشخاص و اشیاء جن کو مولیٰ عزوجل سے علاقہ قُرب ہے، اس علاقہ کے سبب ان کی تعظیم اللہ عزوجل ہی کی تعظیم ہے اور ان کی عزت اسی کی عزت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان من اجل الله اکرام ذی الشیبة المسلم
و حامل القرآن غیر العالی فیہ و الجانی
عندہ و اکرام ذی السلطان المقسط
بیشک اللہ کی تعظیم سے ہے بُڑھے مسلمان کی
عزت کرنی، اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے
بُڑھے نہ اس سے دُوری کرے، اور حاکم عادل کی۔

لے بوستان سعدی باب اول منشی گلاب سنگھ لکھنؤ ص ۱۲۸
لے سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی تنزیل الناس منازلہم آفتاب عالم پریس لاہور ۳۰۹/۲

سرواۃ ابو داؤد بسند حسن عن ابی موسیٰ ۱ اسے ابو داؤد نے سند حسن کے ساتھ ابو موسیٰ
الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ -
مولیٰ عزوجل فرماتا ہے : فان العزة لله جميعا عزت ساری اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور خود
فرماتا ہے :

والله العزة ولرسوله وللمؤمنين ولكن
المنفقين لا يعلمون ۲
عزت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کیلئے
ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

رسول اور مسلمانوں کی عزت اگر عزت الہی سے جدا ہوتی تو عزت کے حصے ہو جاتے ، ایک حصہ اللہ کے لئے ،
ایک رسول کا ، ایک مومنین کا۔ حالانکہ رب عزوجل فرما چکا کہ عزت ساری اللہ ہی کے لئے ہے ، تو قطعاً ان
کی عزت اللہ ہی کی عزت سے ہے اور ان کی تعظیم اللہ ہی کی تعظیم۔ اللہ اور اس کے رسولوں میں تفرقہ کرنے والوں
کو قرآن عظیم کا فر فرماتا ہے ، ایک قوم کا حال ارشاد فرمایا :

يَبِيدُونَ اَنْ يَفْرُقَا بَيْنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۳
اللہ اور اس کے رسولوں میں جدائی ڈالنی چاہتے ہیں۔
پھر فرمایا : اولئك هم الكفرون حقا ۴ یہی کئے کا فر ہیں۔ رسولوں کی عزت رسولوں کی عظمت اللہ
عزوجل کی عزت و عظمت سے جدا ماننی اللہ اور اس کے رسولوں میں جدائی ڈالنی ہے۔

خاصا خدا خدا نباشند لیکن خدا جدا نباشند
اللہ تعالیٰ کے خاص بندے خدا نہیں لیکن خدا سے جدا بھی نہیں۔ ت
ولہذا ان کی تعظیم مدار ایمان ہوتی ، اور ان کی ادنیٰ توہین کفر۔ ارسال رسول کا ایک مقصد اعلیٰ تعظیم و
توقیر رسول ہے ،

قال الله تعالى انا اسئلناك شاهدا و
مبشرا ونذيرا ۵ لتؤمنوا بالله ورسوله
ولتعرفوا دوة وتوقروا ۶
اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اے نبی ! ہم نے تمہیں بھیجا
حاضر و ناظر اور خوشخبری دینے والا اور ڈرسانے والا
تاکہ اے لوگو ! تم اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ ، اور
رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

دوم وہ کہ عظمتِ دینی سے اصلاً بہرہ نہیں رکھتے کہ اللہ عزوجل سے انھیں کوئی علاقہ قرب نہیں ہے تو بعد ہی ہے، ان کے بدتر و ذلیل تر کفار و مشرکین و مرتدین مثل و بابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین ہیں، پھر باقی ضالین نیز صفاتِ رذیلہ مثل کفر و ضلال، اعمالِ خبیثہ مثل زنا و شرب خمر، اخلاقی رذیلہ مثل تکبر و عجب۔ اماکنِ نجسہ مثل معابدِ کفار غرض دنیا و مافیہا جس کو اللہ عزوجل سے علاقہ قرب نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیہا الا ما کان منہا
 اللہ عزوجل۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ و
 الضیاء فی المختارۃ عن جابر بن عبد اللہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔

دُنیا ملعون ہے اور دُنیا جو کچھ ہے ملعون ہے مگر
 وہ جو اس میں سے اللہ عزوجل کے لئے ہو (اسے
 ابو نعیم نے حلیہ میں اور ضیاء نے مختارہ میں جابر بن
 عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند حسن کے ساتھ
 روایت کیا۔ ت)

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیہا الا ذکر اللہ
 وما دالہ و عالما و متعلما۔ رواہ ابن
 ماجہ عن ابی ہریرۃ و الطبرانی
 فی الاوسط عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما۔

دُنیا پر لعنت ہے اور دُنیا میں جو کچھ ہے سب پر
 لعنت ہے مگر اللہ کا ذکر اور جسے اس سے علاقہ
 قرب ہے اور عالم یا طالبِ علم دین (اس کو
 ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے اور طبرانی نے اوسط میں
 ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الدنیا ملعونۃ و ملعون ما فیہا الا ما ابتغی
 بہ وجہ اللہ تعالیٰ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر
 عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دُنیا لعینہ ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب لعین ہے
 مگر جس سے رضاے الہی مطلوب ہے (اس کو طبرانی نے
 کبیر میں ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 کیا ہے۔ ت)

رب عزوجل فرماتا ہے:

- ۱۔ حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۲۳۰ محمد بن المنکدر دار الکتاب العربی بیروت ۱۵۴/۳
- ۲۔ سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب مثل الدنیا ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۳ - ۳۱۲
- ۳۔ مجمع الزوائد بحوالہ المعجم الکبیر کتاب الزہد باب ماجاء فی الریاء دار الکتاب بیروت ۲۲۲/۱۰

ان الذین یحادّون اللہ ورسولہ اولئک فی
الاذلّین ۝
بیشک اللہ ورسول کے مخالفت وہی سب ذلیلوں کے
ذلیل تروں میں ہیں۔

اور فرماتا ہے تبارک وتعالیٰ :

ان الذین کفروا من اهل الکتاب والمشرکین
فی نار جہنّم خلّدين فیہا اولئک ہم شرّ
البریّة ۝ ان الذین امنوا وعملوا الصلّات
اولئک ہم خیر البریّة ۝
بیشک تمام کافر کتابی وشرک جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ
اس میں رہیں گے وہ تمام مخلوق الہی سے بدتر ہیں
(اونٹ کی مینٹنی سے بدتر، کتے سور کے غلیظ سے
بدتر) بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ
تمام مخلوق الہی سے بہتر ہیں (کعبہ وعرش سے بہتر،
ملائکہ سے بہتر)

جب یہ دونوں قسمیں معلوم ہو گئیں اور واضح ہوا کہ قسم اول کی تعظیم تعظیم الہی سے جدا نہیں بلکہ بعینہ اسی کی تعظیم تو
محلی تحقیر میں غیر اللہ یا خلق سے یقیناً وہی مراد ہوتا ہے جسے مولیٰ عزوجل سے علاقہ قرب نہیں، علاقہ قرب والے
تو جانب خالق میں ہیں نہ کہ جانب غیر میں۔ دیکھو علماء فرماتے ہیں غیر خدا کے لئے تواضع حرام ہے ملتقط پھر
در مختار میں قبیل فصل فی البیع نیز فتاویٰ عالمگیری باب ۸ میں ہے :

التواضع لغير الله حرام (غیر اللہ کے لئے تواضع حرام ہے۔ ت)

حالانکہ ماں باپ کے لئے تواضع کا قرآن عظیم میں حکم ہے :

واخفض لهما جناح الذل من الرحمة ۝
اپنے استاد بلکہ شاگردوں کے لئے بھی تواضع کا حدیث میں حکم ہے :

تواضعوا لمن تعلمون منه وتواضعوا لمن
تعلّمونہ ولا تکتوا جبابرة العلماء ۝
جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لئے تواضع کرو اور
جسے سکھاتے ہو اس کے لئے تواضع کرو اور گردن کش عالم

۱۔ القرآن الکریم ۲۰/۵۸ ۲۔ القرآن الکریم ۷۸/۹۸

۳۔ الدر المختار کتاب المحظور والاباحۃ باب الاستبراء مطبع مجتبائی دہلی ۲۳۵/۲

۴۔ القرآن الکریم ۲۳/۱۷

۵۔ الجامع لانتلاق الراوی عن عمر باب ذکر ما ینبی للراوی والسماع دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۱۹

اتحاف السادہ عن ابی ہریرہ فضیلة الحلم دار الفکر بیروت ۲۷/۸

الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ نہ بنو (اسے خطیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عند سے روایت کیا۔ ت)

بلکہ خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رب عز وجل نے صحابہ کی تواضع فرمانے کا حکم دیا ہے؛
واخفض جناحك للمؤمنین مومنوں کے لئے اپنا پہلو جھکا ہے۔

اور فرمایا،

واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنین۔ اپنے پیروایمان والوں کے لئے اپنا بازو نرم فرمائیے۔

بات وہی ہے کہ ایسی جگہ غیر اللہ سے وہی مراد جسے اللہ سے علاقہ نہ ہو، ولہذا رد المحتار میں اس عبارت
ورمخار کی شرح کی، ای اذلال النفس لنیل الدنیا یعنی تواضع غیر اللہ کا مطلب ہے کہ دنیا ملنے کے لئے اپنے آپ
کو کسی کے سامنے ذلیل کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ، رواہ احمد و

مسلم والنسائی عن امیر المؤمنین علی

کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

(اسے احمد اور مسلم اور نسائی نے امیر المؤمنین علی

کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کیا۔ ت)

حالانکہ خود حدیث کا ارشاد ہے،

من ذبح لضیفہ ذبیحة کانت فداء من

النار۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن جابر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تو وجہ وہی ہے کہ اکرام مہمان مکارم اخلاق سے تھا اور مکارم اخلاق سے رضائے الہی مطلوب، مہمان کے لئے ذبح

کرنا غیر اللہ کے لئے ذبح نہ ہوا بلکہ اللہ عز وجل ہی کے لئے۔ صوفی کہ غیر خدا کی تحقیر کرے اور اسے اونٹ کی

سہ القرآن الکریم ۸۸/۱۵

سہ ۲۱۵/۲۶

سہ رد المحتار کتاب المحظوظ والاباحۃ باب الاستبراء دار احیاء التراث العربی بیروت

سہ صحیح مسلم کتاب الاضاحی باب تحريم الذبح لغیر اللہ قدیمی کتب خانہ کراچی

سہ ۲۴۶/۵ ۱۶۰/۲

سہ السیاق فی ذیل التاریخ نیشاپور

مینگی سے حقیر تر جانے قطعاً اسی کی تحقیر کرتا ہے جس کی تعظیم تعظیم الہی نہیں، جسے مولیٰ عز وجل سے علاقہ نہیں ورنہ جانب خالق کی تحقیر کرے تو خود رب عز وجل کی تحقیر کرے گا، یہ صوفی کا کام ہو گا یا ابلیس لعین کا، ملعون ملعون ملعون ہے وہ کہ اس سے یہ سمجھے کہ مصحف شریف و انبیاء کرام کو مینگی سے حقیر تر بتایا ہے، کیا ایسا بتانے والا قرآن عظیم کی تکذیب نہیں کرتا، کیا خود اللہ عز وجل کو گالی نہیں دیتا، کیا تمام دین و شریعت و اسلام پامال نہیں کرتا، قرآن و حدیث و شریعت و دین و اسلام و ایمان جن کی تعظیم کے حکم سے ملعون ہیں، جن کی ادنیٰ توہین کو کفر بتا رہے ہیں، کیا ان کی ایسی تحقیر کو نیرالابھنم، اس مردود کو مسلمان جاننے والا مسلمان رہ سکتا ہے،

کَلَّا وَاللّٰهِ بَلْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُوْمِنُونَ ۝
بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو ان میں تموڑے ایمان لاتے ہیں (ت)

حضرت مخدوم صاحبِ قلم معاذ اللہ اس معنی ملعون کے وہم سے بھی پاک ہیں، ہاں یہی کافر و ملعون و مرتد و شیطان و ابلیس ہیں جو ان کے کلام کو (اگر ان کا کلام ہے) ایسے گندے کفر پر ڈھالتے ہیں وہاں کفر و سیلین و لکن الشیاطین کفر و اسلیمان نے تو کفر نہ کیا ہاں یہ شیطان ہی کافر ہوئے، قَاتِلْهُمْ اللّٰهُ اِنِّیْ مُؤَفِّکُمْ عَنْ (اللہ انھیں مارے کہاں اونڈھے جاتے ہیں۔ ت) بخلاف ذیل ضلیل و بلوی سہیل علیہ اللوم و التذلیل کہ اس نے چوڑھے چار اور چار سے بھی ذلیل اور نا کارے لوگ اور ذرہ ناچیز سے کمتر یہ ناپاک الفاظ صراحتہً تمام انبیاء کرام و اولیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کہے، اس نے شرک کی چار قسمیں گھڑیں اور ان میں صراحتہً انبیاء و اولیاء و بھوت پری سب کو یکساں رکھا۔ تقویت الایمان مطبع صدیقی دہلی ۱۳۲۷ھ ص ۹ مشکل کے وقت پکارنا شرک ہے، اس بات میں اولیاء، انبیاء، شیطان، بھوت میں کچھ فرق نہیں جس سے معاملہ کرے گا مشرک ہو جائے گا خواہ انبیاء و اولیاء سے کرے خواہ بھوت سے۔

صفحہ ۱۲ جو کوئی کسی پر پیغمبر بھوت کو یا تھ باندھ کر کھڑا ہو یا دُور سے قصد کر کے جاوے یا وہاں روشنی

عہ کذا فی الاصل لعلہ ”بجہنم نہیں۔“

۸۸/۲ لہ القرآن الکریم

۱۰۲/۲ ”

۳۰/۹ ”

۱۰۲ تقویت الایمان باب اول توحید و شرک کے بیان میں مطبع علمی لوہاری گیٹ لاہور ص ۶

کرے ان کی قبر پر شامیانہ کھڑا کرے، وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے۔
صفحہ ۲۵ جو کوئی کسی نبی ولی نبوت پری کو ایسا جانے وہ مشرک ہے۔

صفحہ ۱۵ کسی مخلوق کے نام کا کر دیجئے ولی نبی نبوت پری کا سب حرام ہے اور ناپاک اور کرنیوالے پر شرک ثابت
وغیر ذلک مقامات، تو اس کا کلام قطعاً ماسوی اللہ کو عام اور خود حضرات انبیاء و اولیاء کے بالخصوص نام انھیں بیانات
ص ۱۱۹ کے ثبوت میں اس نے پانچ فصلیں باندھیں جن میں سے فصل اول ص ۲۲ میں کہا: ہمارا خالق جب
اللہ ہے تو ہم کو بھی چاہئے اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام، جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام
ہو چکا وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوڑھے چمار کا کیا ذکر؟
ص ۱۶ میں کہا: جس نے اللہ کا حق مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق ذیل سے ذیل کو دیا، جیسے بادشاہ کا تاج
چمار کے سر پر، اور یہ یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی ذیل ہے۔
فصل سوم ص ۲۵ پر کہا: ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے، محض بے انصافی ہے
کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے۔

فصل پنجم ص ۳۷ پر کہا: سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں۔

ان صریح ملعون کلاموں کی سند میں وہ عبارت پیش کرنی کیسی شدید کھلی بے ایمانی ہے۔ مخدوم صاحب
نے اگر کہا تو دنیا اور دنیا کی چیزوں کو کہا، جن کو اللہ سے علاقہ نہیں بیشک وہ منگنی سے حقیر تر ہیں، اور اس گمراہ نے
صاف صاف یہ چوہ بڑے چار سے ذیل ناکارے لوگ ذرہ ناچیز سے کمتر حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور
خود سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہا وسیعہ الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون (اب جان جائینگے
ظالم کس کس کو ڈٹ پر ہٹا کھاتے ہیں۔ ت)

| | | | | | |
|----|---|----------------------------|---|----|---------------|
| ۸ | ص | مطبع علمی لوہاری گیٹ لاہور | باب اول توحید و شرک کے بیان میں | ۱۵ | تقویۃ الایمان |
| ۱۵ | ص | " | الفصل ثانی فی رد الاشراک فی العلم | ۲۵ | " |
| ۲۸ | ص | " | الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی العبادت | ۳۵ | " |
| ۱۳ | ص | " | الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک | ۴۵ | " |
| ۱۰ | ص | " | " | ۵۵ | " |
| ۲۰ | ص | " | الفصل الثالث فی ذکر رد الاشراک فی التصرف | ۶۵ | " |
| ۳۸ | ص | " | الفصل الخامس فی رد الاشراک فی العادات | ۷۵ | " |

خاصاً و بابیہ ان میں سے کچھ نہیں مانتے خواہی خواہی مدعی ہیں کہ حضرت

مخدوم نے ایسا فرمایا اور یہ کہ تمام انبیاء و اولیاء حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سب کو کہا والیہا ذلالتہ تعالیٰ، اب ان سے پوچھئے کہ یہ کہنا تمہارے نزدیک حق ہے یا باطل، اگر باطل ہے تو باطل سے سند لانیوالا مکار عیار اور اس سے توہین شان رسالت کا ہلکا پن چاہتے والا کافر بے دین فی النار ہے یا نہیں، اور اگر کہیں کہ ہاں وہ حق ہے، اور حضرات انبیاء و سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم معاذ اللہ اس ناپاک مثال کے لائق ہیں تو پردہ کھل گیا، ہر بچہ ہر بے علم ہر ناخواندہ بشر طیکہ مسلمان ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت پر ایمان سے اس کا دل کچھ بھی حصہ رکھتا ہو وہ تین باتوں پر فوراً یقین کر لے گا:

(۱) یہ جو انبیاء کرام و اولیاء عظام و خود حضور اقدس سید الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو اس ناپاک گندی مثال کے لائق بتا رہے ہیں قطعاً کافر ہیں، اور اللہ و رسول کے کھلے دشمن، کیا اسلام نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہی عظمت سکھائی ہے، الا لعنة اللہ علی الظالمین (ارے ظالموں پر خدا کی لعنت - ت)

(۲) اُسے صاف روشن ہو جائے گا کہ ہرگز حضرت مخدوم صاحب نے ایسی ملعون بات نہ فرمائی نہ وہ یا کوئی مسلمان ایسا کہہ سکتا ہے۔ جن کے غلامان غلام کے غلامان غلاموں کی عمر بھر کفش برداری سے حضرت مخدوم صاحب حضرت مخدوم صاحب ہوئے اگر انھیں کو ایسا بتاتے تو خود کہاں رہتے، اور اپنے آپ اس سے کتنے لاکھ درجے بدتر گندی گستاخی ذلیل ناپاک مثال کے قابل ہوتے نہ کہ سند لانے کے لائق، مگر حاشا للہ بات وہی ہے کہ وہا کفر سلیمین و لکن الشیطان کفر و ا (اور سلیمان نے کفر نہ کیا ہاں شیطان کافر ہوئے۔ ت) حضرت مخدوم صاحب نے تو کفر نہ کیا یہ شیاطین ہی کفر رہے ہیں۔

(۳) کھل جائیگا کہ اسمعیل دہلوی کے نجس اقوال ایسے ہی غیث و ناپاک ہیں کہ ان کے بنانے کے لئے انبیاء و اولیاء و خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کو ایسی گندی مثال ایسی سڑی دشنامیں دینے کی حاجت ہوتی ہے، پھر وہ گالیاں اللہ و رسول پر تو چسپاں ہو نہیں سکتیں، وہ پاک و منزہ ہیں، انھیں اسمعیل پرستوں کے کفر غیث پر اور رجسٹری ہوتی ہے کہ ان کے دل میں اتنی قدر ہے،

اللہ واحد قہار کے حبیب اکرم و خلیفہ اعظم محمد رسول اللہ کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔
 واخذ اعداءہ باشد النقم امیت ولا حول اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں سے سخت انتقام لے، ولا
 ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، واللہ تعالیٰ حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، واللہ تعالیٰ اعلم،
 اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔ اس جل مجدہ کا علم اتم و اکمل ہے (ت)

کتبہ عبیدہ المذنب احمد رضا البریلوی
 عفی عنہ بحمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم